کیا دنیا میں اسلام تلوار کے زور سے پھیلا؟

افادات

خادمِ قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری

شائع کردہ

مکتبہ حلیمیہ، سائٹ، کراچی

پی او بکس:75700 فون نمبر:021-2562424

تعریف کرتے ہیں لیکن چلتے چلتے درمیان میں کوئی ایسی بات لکھ جاتے ہیں کہ دلوں میں شکوک وشبہات پیدا ہو جاتے ہیں، یہ کام صرف مستشرقین اور ان مصنفین نے نہیں کیا جنہوں نے مذہب اور تاریخ کے موضوع پر کام کیا ہے بلکہ سائنس، میڈیکل اور ادب کے موضوع پر لکھنے والوں نے بھی اپنے قارئین کے ذہنوں میں کانٹوں کی فصل کاشت کرنے کی کوشش کی ہے۔

مولانا دریا آبادی:

میں اکثر مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمہ اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہوں یہ بڑے ذہین، صاحب علم اور مذہبی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، مگر ایک وقت ایسا آیا کہ مذہب سے متنفر اور بیزار ہو گئے، انہیں مذہب سے دُور کرنے میں مغربی دانشوروں کی کتابوں کا بڑا ہاتھ تھا چونکہ مطالعہ کے شوقین تھے اسلئے جس موضوع پر بھی کوئی کتاب ہاتھ لگتی یہ اسے پڑھ ڈالتے، انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے جب ڈاکٹر دریسڈی کی کتاب Elemetsofsocial Science کا مطالعہ کیا تو دل میں مذہب اور اخلاقیات کے بارے میں شکوک پیدا ہو گئے۔

عین اسی زمانہ میں لکھنو کی لائبریری میں Tional library of Famous Literature in Terna کے نام سے کتاب دیکھی جس میں دنیا کے ادبیات کے بہترین انتخابات کو جمع کیا گیا ہے، اس کی ایک جلد میں قرآن اور اسلام کا ذکر ہے، اسی جلد میں بانی اسلام کا فوٹو بھی پورے صفحہ کا دیا گیا ہے جس کے نیچے مستند حوالہ درج ہے کہ فلاں قلمی تصویر کا یہ عکس ہے، تصویر یوں تھی کہ ایک عرب کے جسم پر عبا، سر پہ عمامہ اور چہرہ مہرہ پر بجائے کسی قسم کی نرمی کے، تیوروں پر خشونت سے بل پڑے ہوئے، ہاتھ میں کمان، شانہ پر

ترکش، کمر میں تلوار، نعوذ باللہ جلاد قسم کے بدوی سردار کی تصویر۔ چونکہ مغرب کی تحقیق پر اندھا اعتماد تھا اس لیے دل نے کہا کہ حضور کے کرم اور رحمت کے سارے قصے تو بے اصل تھے، حقیقت تو آج معلوم ہوئی۔

اس کے بعد ڈاکٹر ماڈسلی کی کتاب مرضیات دماغی دیکھی جس میں نفسیاتی بیماریاں بیان کرتے ہوئے اچانک اس نے مثال میں وحی محمد کا ذکر کیا ہے اور آپ کا نام لکھ کر وہ کہتا ہے کہ بعض اوقات پاگل بھی بڑے بڑے کارنامے انجام دے دیتے ہیں۔

میں یہ بتا رہا تھا کہ ”تلوار کے زور پر اسلام کی اشاعت“ کا پروپیگنڈا کرنے میں مستشرقین کی کوششیں کسی سے کم نہیں، یہ پروپیگنڈا آج بھی ہو رہا ہے مگر آج الفاظ بدل دیے گئے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ پوری دنیا میں تشدد کا ذمہ دار اسلام اور قرآن ہے۔

روشن خیالی:

میں ”روشن خیالی“ کے نام پر ”تاریک خیالی“ پھیلانے والے اپنے مسلمان بھائیوں کی خوابیدہ غیرت بیدار کرنے کے لیے سنا رہا ہوں کہ وہ غور فرمائیں ان کی کتاب مقدس رنبی محترم ﷺ کے خلاف کیسی گندی زبان استعمال کی جا رہی ہے، میں نے 20 نومبر کے روزنامہ جنگ کے ادارتی صفحہ میں پاکستان کے ایک مشہور صحافی کا کالم پڑھا، اس صحافی کو امریکہ کے ایک شہر لاس ویگاس میں ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی، جس کا موضوع تھا ”اسلامی شدت پسندی کا مقابلہ کیسے کیا جائے؟“ مگر اس موضوع پر بات کرنے کی بجائے اکثر مقررین نے قرآن، اسلام اور پیغمبر اسلام کو تنقید کا ہدف بنایا، ڈاکٹر بروس جو نیویارک پولیس کا مشیر ہے اس نے کہا قرآن مسلمانوں کو جھوٹ بولنے کی ترغیب دیتا ہے۔

پینٹا گون میں اسلام پر لیکچر دینے والے رابرٹ سپنر نے کہا اسلام کوئی دین نہیں دنیا میں بڑھتے ہوئے تشدد کی وجہ قرآن ہے، جب تک مسلمان قرآن کو نہیں بدلیں گے روشن خیال نہیں ہو سکتے۔

بگڑی ہوئی شامی خاتون جسے نیوز ویک نے 2006 کی سب سے طاقتور شخصیات میں سے ایک قرار دیا ہے اس نے کہا ''ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو روشن خیال بنانے کے لیے ضروری ہے کہ محمد (ﷺ) کے توہین آمیز کارٹون بار بار شائع کیے جائیں، جب مسلمان احتجاج کرنا چھوڑ دیں گے تو ہمیں ان کے ماڈرن ہونے کا یقین آ جائے گا۔''

کانفرنس ہال کے باہر ڈاکٹر رابرٹ مور کے کتابچے فروخت ہو رہے تھے جو نبی کریم ﷺ کے خلاف گالیوں سے بھرے ہوئے تھے۔

کالم نگار کہتا ہے کہ رابرٹ سپنر نے میری طرف بار بار اشارہ کرتے ہوئے کہا جو مسلمان قرآن کو جھٹلانے کی ہمت نہیں رکھتا ہم اسے ماڈرن تسلیم نہیں کر سکتے، جس پر میں نے کہا ''تم ہمیں ماڈرن سمجھو یا نہیں سمجھو ہم قرآن کو جھٹلانے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔''

یہ ہے وہ روشن خیالی جسے اہلِ مغرب، مسلمانوں میں عام کرنا چاہتے ہیں۔

متعصب دیوانے:

تلوار سے اسلام کی اشاعت اور قرآن کو تشدد پھیلانے کا ذمہ دار ٹھہرانے کا پروپیگنڈا بھی انہی ''تاریک خیالوں'' کا ہے جو روشن خیال ہونے کے دعویدار ہیں، یہ وہ انتہائی متعصب لوگ ہیں جو اسلام کی تیز ترین اشاعت کو دیکھ کر پاگل ہو گئے ہیں، یہ پاگل پن آج سے نہیں، بہت پرانا ہے۔

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں بڑے مذاہب چھ ہیں، بدھ، ہندو، زرتشت،